سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلرَّحمات

فِي

إِیصَالِ الثَّوَابِ إِلَی الْأَمْوَات

﴿ایصالِ ثواب﴾

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

سلسلۂ اَربعینات

چالیس اَحادیثِ مبارکہ

اَلرَّحَمات
فِي
إِيْصَالِ الثَّوَابِ إِلَى الْأَمْوَات

﴿اِیصالِ ثواب﴾

تألیف

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور، فون :3516 8514، 140-140-111(42-92+)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (42-92+)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلرَّحَمَات فِي إِيْصَالِ الثَّوَابِ إِلَی الْأَمْوَات ﴿اِیصالِ ثواب﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونِ ترجمہ و تخریج	:	اَجمل علی مجدّدی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	اگست 2011ء
تعداد	:	1,200
قیمت	:	-/50 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاج القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی ۔ا) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل وایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این ۔ا/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں وکشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۶۱ ۸۰/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

حرفِ آغاز

اسلام حضور نبی اکرم ﷺ کا لایا ہوا وہ دین مبین ہے جس میں دُنیوی و اُخروی سعادتیں انسان کے لیے ہمہ وقت موجود رہتی ہیں۔ ان سعادتوں میں نیکی وہ بنیادی تصور ہے جس کے وسیع دائرے میں صبح و شام کے ہزاروں اعمال داخل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آخرت میں کامیابی کا دار و مدار انہی اعمال پر رکھا ہے۔ یہ اعمال جس طرح خود انسان کے اپنے کام آتے ہیں اسی طرح یہ دوسروں کی بخشش و مغفرت کا باعث بھی بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات میں 'اِیصالِ ثواب' کی اصطلاح ہر دور میں معروف رہی ہے۔

اِیصالِ ثواب سے مراد ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی عملِ صالح کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچائے۔ جمہور مسلمانوں کے نزدیک کسی انسان کا اپنے کسی نیک عمل کا ثواب زندہ یا مردہ کو پہنچانا درست اور جائز عمل ہے؛ خواہ وہ عمل نماز ہو یا روزہ یا تلاوتِ قرآن یا ذکر یا طواف یا حج و عمرہ یا اس کے علاوہ کوئی بھی نیک عمل۔

لہٰذا شریعتِ اسلامیہ میں یہ طے شدہ امر ہے کہ ایک شخص کی دعا اور نیک عمل سے دوسرے کو فائدہ پہنچتا ہے، ایک کی نیکی سے دوسرے کو برکت ملتی ہے، ایک کی شفاعت سے دوسرے کی بخشش ہوتی ہے اور ایک کی کوشش سے دوسرے کو درجات میں بلندی نصیب ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ. (الحشر، ٥٩: ١٠)

’’اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے۔‘‘

اِس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے کہ وہ اِس دنیا سے رحلت فرما جانے والے اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ اگر اُن کی دعا دوسروں کے لیے فائدہ مند نہ ہوتی تو اُنہیں کبھی اِس بات کا حکم نہ دیا جاتا۔

اِسی طرح حضور نبی اکرم ﷺ کی متعدد احادیث مبارکہ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اَسلاف کے عمل سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ ’اِیصالِ ثواب‘ ایک مشروع عمل ہے۔ افسوس! آج کے دور میں اِسے ایک مختلف فیہ مسئلہ بنا دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدّ ظلّہ العالی کی زیرِ نظر ’اَربعین‘ میں اِیصالِ ثواب پر آیاتِ قرآنی، مستند ذخیرۂ حدیث سے چالیس اَحادیث مبارکہ اور اَقوالِ اَئمہ جمع کیے گئے ہیں تاکہ یہ مسئلہ قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اِس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

(اَجمل علی مجددی)

رِیسرچ اسکالر، فرید ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلآیَاتُ الْقُرْآنِیَّۃُ

١.   وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ
فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ○

(التوبہ، ۹: ۱۱٤)

''اور ابراہیم (علیہ السلام) کا اپنے باپ (یعنی چچا آزر، جس نے آپ کو پالا تھا) کے لیے دعائے مغفرت کرنا صرف اُس وعدہ کی غرض سے تھا جو وہ اس سے کر چکے تھے، پھر جب ان پر یہ ظاہر ہوگیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہوگئے (اس سے لاتعلق ہوگئے اور پھر کبھی اس کے حق میں دعا نہ کی)۔ بے شک ابراہیم (علیہ السلام) بڑے دردمند (گریہ و زاری کرنے والے اور) نہایت بردبار تھے○''

٢.   رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاۗءِ○
رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○

(ابراهیم، ۱٤: ٤٠ ـ ٤١)

''اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے،

اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لےo اے ہمارے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو (بخش دے) اور دیگر سب مومنوں کو بھی، جس دن حساب قائم ہو گاo‘‘

۳. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًاo (بنی اسرائیل، ۱۷: ۲٤)

’’اور ان دونوں کے لیے نرم دلی سے عجز و انکساری کے بازو جھکائے رکھو اور (اللہ کے حضور) عرض کرتے رہو: اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے (رحمت و شفقت سے) پالا تھاo‘‘

٤. اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِo رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o

(غافر، ٤٠: ۷-۸)

’’جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے اِرد گِرد ہیں وہ

(سب) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں (یہ عرض کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! تو (اپنی) رحمت اور علم سے ہر شے کا احاطہ فرمائے ہوئے ہے، پس اُن لوگوں کو بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیرے راستہ کی پیروی کی اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے ○ اے ہمارے رب! اور انہیں (ہمیشہ رہنے کے لیے) جنّاتِ عدن میں داخل فرما، جن کا تُو نے اُن سے وعدہ فرما رکھا ہے اور اُن کے آباء و اجداد سے اور اُن کی بیویوں سے اور اُن کی اولاد و ذرّیت سے جو نیک ہوں (انہیں بھی اُن کے ساتھ داخل فرما)، بے شک تو ہی غالب، بڑی حکمت والا ہے ○''

۵. وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ○ (الحشر، ۵۹: ۱۰)

''اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے ○''

٦. رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِىَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ○ (نوح، ۷۱: ۲۸)

’’اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو اور ہر اس شخص کو جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہوا اور (جملہ) مومن مردوں کو اور مومن عورتوں کو، اور ظالموں کے لیے سوائے ہلاکت کے کچھ (بھی) زیادہ نہ فرما○‘‘

اَلْأَحَادِيْثُ النَّبَوِيَّةُ

١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ قَضٰى عَنْهُ وَلِيُّهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے (باقی) ہوں تو اُس کا ولی

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصوم، باب من مات وعليه صوم، ٢/٦٩٠، الرقم: ١٨٥١، ومسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت، ٢/٨٠٣، الرقم: ١١٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب الصيام، باب فيمن مات وعليه صيام، ٢/٣١٥، الرقم: ٢٤٠٠-٢٤٠١، وأيضًا في كتاب الأيمان والنذور، باب ما جاء فيمن مات وعليه صيام صام عنه وليه، ٣/٢٣٧، الرقم: ٣٣١١، والنسائي في السنن الكبرى، ٢/١٧٥، الرقم: ٢٩١٩۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

اس کی طرف سے وہ روزے رکھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس (فوت ہونے والے) پر کسی نذر کا پورا کرنا باقی ہو (جو اس نے مانی تھی) تو اُسے اس کی طرف سے اس کا ولی پوری کرے۔‘‘

اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٢. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب موت الفجأة البغتة، ١/٤٦٧، الرقم: ١٣٢٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت، ٣/١٢٥٤، الرقم: ١٠٠٤، وأبو داود في السنن، كتاب الوصايا، باب ما جاء فيمن مات وصية يتصدق عنه، ٣/١١٨، الرقم: ٢٨٨١، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب إذا مات الفجأة هل يستحب لأهله أن يتصدقوا عنه، ٦/٢٥٠، الرقم: ٣٦٤٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الوصايا، باب من مات ولم يوصى هل يتصدق عنه، ٢/٩٠٦، الرقم: ٢٧١٧۔

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي بَابِ وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ إِلَى الْمَيِّتِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ (بوقت نزع) گفتگو کر سکتی تو صدقہ (کی ادائیگی کا حکم) کرتی۔ اگر میں اس کی طرف سے خیرات کروں تو کیا اسے ثواب پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام مسلم نے ’’صدقات کے ثواب کا فوت شدگان کو پہنچنا‘‘ کے باب میں یہ حدیث نقل کی ہے۔

۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، فَلَمْ تَحُجَّ حَتّٰى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً؟ اقْضُوا اللهَ، فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإحصار وجزاء الصيد، باب الحج والنذور عن الميت، والرّجل يحجّ عن المرأة، ٢/٦٥٦، الرقم: ١٧٥٤، والنسائي في السنن، كتاب مناسك الحج، باب الحج عن الميت الذي نذر أن يحج، ٥/١١٦، الرقم: ٢٦٣٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/٣٤٦، الرقم: ٣٠٤١۔

وَالنَّسَائِيُّ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) جُہَینہ کی ایک عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا: میری والدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کرسکی یہاں تک کہ فوت ہوگئی۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم اس کی طرف سے حج کرو۔ بھلا بتاؤ تو اگرتمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا نہ کرتیں؟ پس اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو کیونکہ وہ زیادہ حق دار ہے کہ اُس کا قرض ادا کیا جائے۔“

اِسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رضي الله عنهما تُوُفِّيَتْ أُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ وَأَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، أَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ:

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوصايا، باب إذا قال أرضي أو بستاني صدقة عن أمي فهو جائز، ١٠١٣/٣، الرقم: ٢٦٠٥، وعبد الرزاق في المصنف، ١٥٩/٩، الرقم: ١٦٣٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٨/٦، الرقم: ٥٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٧٨/٦، الرقم: ١٢٤١١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٦١٥/٣۔

فَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّ حَائِطِيَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کا انتقال ہوگیا اور وہ اس وقت موجود نہ تھے۔ وہ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا ہے اور میں اُس وقت حاضر نہ تھا، اگر میں ان کی طرف سے کوئی صدقہ و خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ میں آپ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرا مخراف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔''

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا.

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في الصدقة عن الميت، ٣/٥٦، الرقم: ٦٦٩، وأبو داود في السنن، كتاب الوصايا، باب ما جاء في من مات وصية يتصدق عنه، ٣/١١٨، الرقم: ٢٨٨٢، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب فضل الصدقة عن الميت، ٦/٢٥٢، الرقم: ٣٦٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧٠، الرقم: ٣٥٠٤۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَبِهٖ يَقُوْلُ أَهْلُ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: لَيْسَ شَيْءٌ يَصِلُ إِلَى الْمَيِّتِ إِلَّا الصَّدَقَةُ وَالدُّعَاءُ. وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو چکی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا وہ اسے کوئی نفع دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس آدمی نے عرض کیا: میرے پاس ایک باغ ہے، آپ گواہ رہیں کہ میں نے یہ باغ اس کی طرف سے صدقہ کر دیا۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے، اور علماء کا یہی قول ہے، وہ فرماتے ہیں: ’’میت کو صرف صدقہ اور دعا پہنچتی ہے۔ بعض محدثین نے یہ حدیث بواسطہ حضرت عمرو بن دینار اور حضرت عکرمہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کی ہے۔

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الزكاة، باب في فضل سقي الماء، ٢/١٣٠، الرقم: ١٦٨١، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٤١، الرقم: ١٤٢٤، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٣٦٢، الرقم: ١٩١٢۔

٦. عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی الله عنه أَنَّـهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْمَاءُ. قَالَ: فَحَفَرَ بِئْرًا، وَقَالَ: هٰذِهٖ لِأُمِّ سَعْدٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اُمّ سعد (یعنی میری والدہ ماجدہ) کا انتقال ہوگیا ہے۔ سو (ان کی طرف سے) کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانی (پلانا) تو انہوں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: یہ اُمّ سعد کا کنواں ہے۔‘‘

اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رضی الله عنه أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَقْيُ الْمَاءِ. فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ أَوْ آلِ سَعْدٍ

٧: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب ذكر اختلاف على سفيان، ٦/٢٥٤-٢٥٥، الرقم: ٣٦٦٢-٣٦٦٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل صدقة الماء، ٢/١٢١٤، الرقم: ٣٦٨٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٨٤، الرقم: ٢٢٥١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢٠، الرقم: ٥٣٧٩۔

بِالْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُن کی والدہ فوت ہو گئیں تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: تو کونسا صدقہ بہتر رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔ (تو انہوں نے ایک کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔) پس یہ کنواں مدینہ منورہ میں سعد یا آلِ سعد کی پانی کی سبیل (کے نام سے مشہور) تھا۔‘‘

اِسے امام نسائی، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوْصِ. فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب وصول ثواب الصدقات إلى الميت، ٣/١٢٥٤، الرقم: ١٦٣٠، والنسائي في السنن، كتاب الوصايا، باب فضل الصدقة عن الميت، ٦/٢٥١، الرقم: ٣٦٥٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الوصايا، باب من مات ولم يوص هل يتصدق عنه، ٢/٢٠٦، الرقم: ٢٧١٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٧١، الرقم: ٨٨٢٨۔

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور اُنہوں نے مال چھوڑا ہے، لیکن اُنہوں نے وصیت نہیں کی۔ اگر میں اُن کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا یہ (صدقہ) اُن کے گناہوں کا کفّارہ ہو جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔‘‘ اِسے امام مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ: أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ، أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور اُن پر ایک ماہ کے روزے واجب ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ بتاؤ اگر اُس پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اُس کی طرف سے وہ قرض ادا کرتیں؟

۹: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت، ۲/۸۰٤، الرقم: ۱۱٤۸، وابن حبان في الصحيح، ۸/۲۹۹، ۳۳٥، الرقم: ۳٥۳۰، ۳٥۷۰، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/۲٥٥، الرقم: ۸۰۱۲۔

اُس عورت نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض (پہلے) ادا کیا جائے۔'' اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، إِذَا أَتَتْهُ امْرَأَةٌ. فَقَالَتْ: إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ. قَالَ: فَقَالَ: وَجَبَ أَجْرُكِ. وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ. قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ. أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا؟ قَالَ: صُوْمِي عَنْهَا. قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ. أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: حُجِّي عَنْهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت، ٢/٨٠٥، الرقم: ١١٤٩، والترمذي في السنن، كتاب الزكاة، باب ما جاء في المتصدّق يرث صدقته، ٣/٥٤، الرقم: ٦٦٧، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٦٦-٦٧، الرقم: ٦٣١٤-٦٣١٦، وابن ماجه في السنن، كتاب الصدقات، باب من تصدق بصدقه ثم ورثها، ٢/٨٠٠، الرقم: ٢٣٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٤٩، ٣٥١، ٣٥٩، ٣٦١، الرقم: ٢٣٠٠٦، ٢٣٠٢١، ٢٣٠٨٢، ٢٣١٠٤۔

’’حضرت بریدہ ﷛ سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت آئی اور عرض کیا: میں نے اپنی ماں کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی اور اب میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں ثواب مل گیا اور وراثت نے وہ باندی تمہیں لوٹا دی۔ اس عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں پر ایک ماہ کے روزے (بھی باقی) تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی طرف سے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: میری ماں نے حج بھی کبھی نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج بھی ادا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس کی طرف سے حج بھی ادا کرو (اسے ان سب اعمال کا ثواب پہنچے گا)۔‘‘

اِسے امام مسلم، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١١. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ. قَالَ: أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى أُخْتِكِ دَيْنٌ، أَكُنْتِ تَقْضِيْنَهُ؟

١١: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٢/١٧٣-١٧٤، الرقم: ٢٩١٢-٢٩١٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب من مات وعليه صيام من نذر، ١/٥٥٩، الرقم: ١٧٥٨.

قَالَتْ: بَلٰی، قَالَ: فَحَقُّ اللهِ أَحَقُّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بہن کا انتقال ہوگیا ہے اور اس پر دو ماہ کے روزے باقی تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تو ادا کرتی؟ اُس نے جواب دیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ادا کرنے کے لائق ہے۔''

اِسے امام نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ فَقَالَ ﷺ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ، فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میری بہن وفات پا چکی ہے اور اُس نے حج نہیں کیا تھا تو کیا میں اُس کی طرف سے حج کرسکتا ہوں؟

١٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، باب الكفارة، ٩/٣٠٦، الرقم: ٣٩٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٣٣٩، الرقم: ١٤٧٢٤۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر اس پر قرض ہوتا تو تم یقیناً ادا کر دیتے، پس اللہ تعالیٰ وفاء کا زیادہ حق دار ہے۔‘‘

اِسے امام ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٣. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَبِيْهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ. قَالَ: حُجِّي عَنْ أَبِيكِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور اُنہوں نے حج ادا نہیں کیا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اپنے والد کی طرف سے حج کر لے۔‘‘ اِسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٣: أخرجه النسائي في السنن، كتاب الحج، باب الحج عن الميت الذى لم يحج، ١١٦/٥، الرقم: ٢٦٣٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨٧/٦، الرقم: ٥٨٧٧، وبدر الدين العيني في عمدة القاري، ٢١٣/١٠۔

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصوم، باب ما جاء من الكفارة، ٩٦/٣، الرقم: ٧١٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الصيام، باب من مات وعليه صيام رمضان قد فرط فيه، ٥٥٨/١، الرقم:١٧٥٧، وابن خزيمه في الصحيح،٢٧٣/٣، الرقم: ٢٠٥٦۔

١٤. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص وفات پا جائے اور اُس کے ذمہ رمضان شریف کے روزے باقی ہوں تو اُس کی طرف سے ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔‘‘

اِسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يَصُمْ أُطْعِمَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ نَذْرٌ قَضٰى عَنْهُ وَلِيُّهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو جائے پھر صحت یاب نہ ہو بلکہ مر جائے تو اس کی جانب سے کھانا کھلایا جائے اور اس کے اوپر قضا نہیں ہے۔ اور اگر اس نے نذر مانی ہو تو اس کا ولی اس کی

١٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصوم، باب فيمن مات وعليه صيام، ٢/٣١٥، الرقم: ٢٤٠١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٢٥٦، الرقم: ٨٠٢١۔

نذر پورا کرے۔‘‘ اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ حَنَشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَوْصَانِي أَنْ أُضَحِّيَ عَنْهُ فَأَنَا أُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حنش کا بیان ہے کہ اُنہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو عرض کیا: یہ کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔ چنانچہ (ارشادِ عالی کے تحت) میں (ہمیشہ) ایک قربانی حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے پیش کرتا ہوں۔‘‘

اِسے امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُوْلُ: انْطَلَقْنَا

١٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب الأضحية عن الميت، ٣/٩٤، الرقم: ٢٧٩٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٧٠٢، الرقم: ١٢٠٠، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٥٥، الرقم: ٤٥٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٢٥٥، الرقم: ٧٥٥٦۔

١٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب في ذكر البصرة، ٤/١١٣، الرقم: ٤٣٠٨۔

حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا: إِلٰى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا الْأُبُلَّةُ، قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُوْلَ: هٰذِهِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ. سَمِعْتُ خَلِيْلِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُهَدَاءَ لَا يَقُوْمُ مَعَ شُهَدَاءِ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

”ابراہیم بن صالح بن درہم کا بیان ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا: ہم حج کے ارادے سے گئے تو ایک آدمی نے ہم سے کہا: کیا تمہارے ایک طرف اُبلّہ نامی بستی ہے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: تم میں سے کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ مسجد عشار میں میرے لیے دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ ان کا ثواب ابو ہریرہ کے لیے ہے؟ میں نے اپنے خلیل حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مسجد عشار سے ایسے شہیدوں کو اُٹھائے گا کہ شہدائے بدر کے ساتھ اُن کے سوا کوئی اور کھڑا نہ ہوگا۔“ اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٨. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَأَنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ

١٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٨١، الرقم: ٦٧٠٤۔

حِصَّتَهُ خَمْسِيْنَ بَدَنَةً، وَأَنَّ عَمْرًوا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ. فَقَالَ: أَمَّا أَبُوْكَ فَلَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيْدِ فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهُ ذَالِكَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! عاص بن وائل نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ سو اُونٹنیوں کی قربانی کریں گے اور ہشام بن العاص نے اپنے باپ کی طرف سے پچاس اونٹنیوں کی قربانی کی تو کیا اس کا ثواب اُنہیں ملے گا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا باپ توحید کو ماننے والا تھا اور تم نے اس کی طرف سے روزے رکھے یا صدقہ کیا تو یہ اسے نفع پہنچائیں گے۔'' اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ كَانَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ، وَإِنَّ هِشَّامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ

١٩: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٥٨، الرقم: ١٢٠٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/١٩٢، وبدر الدين العينيفى عمدة القاري، ٣/١١٩۔

خَمْسِيْنَ، أَفَيُجْزِيءَ عَنْهُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ أَبَاكَ لَوْ كَانَ أَقَرَّ بِالتَّوْحِيْدِ فَصُمْتَ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتَ عَنْهُ أَوْ أَعْتَقْتَ عَنْهُ، بَلَغَهُ ذَالِكَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! عاص بن وائل نے دورِ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ سو اونٹنیوں کی قربانی کریں گے اور (ان کے بیٹے) ہشام بن العاص نے اپنے والد کی طرف سے پچاس اونٹنیوں کی قربانی کی تو کیا اس کا ثواب انہیں ملے گا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارا والد توحید کو ماننے والا تھا اور تم نے اِس کے لیے روزے رکھے یا صدقہ کیا یا کوئی غلام آزاد کیا تو ان چیزوں کا ثواب اُسے ملے گا۔‘‘

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ عَطَاءٍ وَسُفْيَانَ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رضی اللہ عنہم قَالُوْا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أُعْتِقُ عَنْ أَبِي وَقَدْ مَاتَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

٢٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥٩/٣، الرقم: ١٢٠٨٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢٧٩/٦، الرقم: ١٢٤٢١، وبدر الدين العيني في عمدة القاري، ١١٩/٣۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عطاء، حضرت سفیان اور حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے مرحوم باپ کی طرف سے غلام آزاد کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔‘‘

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢١. عَنْ أَبِي جَعْفَرَ أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ رضي الله عنهما كَانَا يُعْتِقَانِ عَنْ عَلِيٍّ رضي الله عنه بَعْدَ مَوْتِهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اُن کی طرف سے غلام آزاد کرتے تھے۔‘‘

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٢١: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٥٩، الرقم: ١٢٠٨٨، وبدر الدين العيني في عمدة القاري، ٣/١١٩۔

٢٢: أخرجه الدارقطني في السنن، كتاب الحج، باب المواقيت، ٢/٢٦٠، الرقم: ١١٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٨/١١، الرقم: ٧٨٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١٤٦۔

۲۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَيْهِ أَوْ قَضَی عَنْهُمَا مَغْرَمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَبْرَارِ.

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا یا اُن کا قرض ادا کیا وہ روزِ قیامت نیکو کاروں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔‘‘

اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۲۳. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا، وَاسْتُبْشِرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ، وَكُتِبَ عِنْدَ اللهِ تَعَالٰی بِرًّا. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنے والدین کے لئے حج کرتا ہے تو اُس کا اور اُس کے والدین کا حج قبول کر لیا جاتا ہے، آسمانوں میں اُن کی اَرواح کو بشارتیں دی جاتی ہیں اور اُس بندے کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیکو کار لکھ دیا جاتا ہے۔‘‘

۲۳: أخرجه الدار قطني في السنن، كتاب الحج، باب المواقيت، ۲/۲۵۹، الرقم: ۱۰۹، وابن قدامة في المغني، ۳/۱۰۲۔

اِسے امام دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

۲۴. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ، فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ، فَقَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ، هَلُمِّي الْمُدْيَةَ. ثُمَّ قَالَ: اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ. فَفَعَلَتْ، ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثُمَّ قَالَ: بِاسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ. ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ایسا سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا، جس کے ہاتھ، پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ سو قربانی کرنے کے لیے ایسا مینڈھا لایا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! چھری

۲۴: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الأضاحي، باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل والتسمية والتكبير، ۱۵۵۷/۳، الرقم: ۱۹۶۷، وأبو داود في السنن، كتاب الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا، ۹۴/۳، الرقم: ۲۷۹۲، وأحمد بن حنبل في المسند، ۷۸/۶، الرقم: ۲۴۵۳۵، وابن حبان في الصحيح، ۲۳۶/۱۳، الرقم: ۵۹۱۵، وأبو عوانة في المسند، ۶۲/۵، الرقم: ۷۷۹۱۔

لاؤ، پھر فرمایا: اس کو پتھر سے تیز کرو۔ میں نے اس کو تیز کیا۔ پھر آپ ﷺ نے چھری لی، مینڈھے کو پکڑا، اس کو لٹایا اور ذبح کرنے لگے، پھر فرمایا: اللہ کے نام سے، اے اللہ! محمد، آلِ محمد اور اُمتِ محمد کی طرف سے اس کو قبول فرما۔ پھر اس کی قربانی کی۔'' اِسے امام مسلم، ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۲۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰی قَبْرَيْنِ، فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ. ثُمَّ دَعَا بِعَسِيْبٍ رَطْبٍ، فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلٰى هٰذَا وَاحِدًا وَعَلٰى هٰذَا وَاحِدًا. ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِن دونوں

۲۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب الغيبة، ٥/٢٢٤٩، الرقم: ٥٧٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ١/٢٤٠، الرقم: ٢٩٢، والنسائي في السنن، كتاب الطهارة، باب التنزه عن البول، ١/٣٠، الرقم: ٣١، وأبو داود في السنن، كتاب الطهارة، باب الاستبراء من البول، ١/٦، الرقم: ٢٠۔

مُردوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور اُنہیں کسی بڑے گناہ کے سبب عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ جب کہ دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک تر ٹہنی منگوائی اور چیر کر اُس کے دو حصے کر دیئے۔ ایک حصہ ایک قبر پر اور دوسرا حصہ دوسری قبر پر نصب کر دیا۔ پھر فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وفي رواية عنه: **قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ. ثُمَّ أَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ، فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ**

(۱) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب ما جاء في غسل البول، ۱/۸۸، الرقم: ۲۱۵، ومسلم في الصحيح، كتاب الطهارة، باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه، ۱/۲۴۰، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب وضع الجريدة على القبر، ۴/۱۰۶، الرقم: ۲۰۶۹، وابن حبان في الصحيح، ۷/۳۹۸، الرقم: ۳۱۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۲۵، الرقم: ۱۹۸۰۔

فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهٗ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(١)

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے جن میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ ایک پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا جبکہ دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی اور اُس کے دو حصے کیے۔ پھر ہر قبر پر ایک حصہ گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا کیوں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ اللہ تعالیٰ اِن کے عذاب میں تخفیف رکھے گی جب تک یہ سوکھ نہ جائیں۔“ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وفي رواية عنه: قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُوْرِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيْرٍ. ثُمَّ قَالَ: بَلٰى، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيْمَةِ. ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ، فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً.

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب من الكبائر أن لا يستتر من بوله، ١/٨٨، الرقم: ٢١٣، والنسائي في السنن، —

فَقِيْلَ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا أَوْ إِلٰى أَنْ يَيْبَسَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.(۱)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظّمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو دو انسانوں کی آوازیں سنیں جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی کبیرہ گناہ کے باعث نہیں۔ پھر فرمایا: بلکہ اِن میں سے ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا پھرتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک ٹہنی منگوائی اور اُس کے دو حصے کر کے ہر قبر پر اُن میں سے ایک حصہ رکھ دیا۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک یہ خشک نہ ہوں گی اِن کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔‘‘ اِسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۲۶. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمًا إِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ، فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ

.... كتاب الجنائز، باب وضع الجريدة على القبر، ٤/١٠٦، الرقم: ٢٠٦٨، وابن خزيمة في الصحيح، ١/٣٢، الرقم: ٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٦٦٣، الرقم: ٢١٩٨۔

۲۶: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٦٠، الرقم: ١٤٩١٦۔

اللهِ ﷺ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا، فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ: لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ ﷻ عَنْهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اُن کی طرف گئے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن کی نماز جنازہ پڑھ لی، اُنہیں قبر میں رکھ دیا گیا اور قبر کو برابر کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے تسبیح فرمائی۔ پس ہم نے بھی طویل تسبیح کی۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر فرمائی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ اِس پر عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں فرمائی؟ ارشاد ہوا: اس نیک بندے پر قبر تنگ ہو گئی تھی۔ (ہم نے تسبیح و تکبیر کی) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اِس پر فراخی فرما دی۔‘‘

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، ٣/١٢٥٥، الرقم: ١٦٣١، والبخاري في الأدب المفرد، ١/٢٨، الرقم: ٣٨، وأبو داود في السنن، كتاب الوصايا، باب ما جاء في الصدقة عن الميت، ٣/١١٧، الرقم: ٢٨٨٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب ثواب معلم الناس الخير، ١/٨٨، الرقم: ٢٣٩۔

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ: إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے سوائے تین چیزوں کے (ان کا اجر اسے برابر ملتا رہتا ہے): ایک وہ صدقہ جس کا نفع جاری رہے، دوسرا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے اور تیسری وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔“

اِسے امام مسلم نے، بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں، ابو داود اور ابن ماجہ

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب تلقين الموتى لا إله إلا الله، ٢/٦٣١، الرقم: ٩١٦، والترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين المريض عن الموت و الدعاء له عنده، ٣/٣٠٦، الرقم: ٩٧٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في التلقين، ٣/١٩٠، الرقم: ٣١١٧، و النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب تلقين الميت، ٤/٥، الرقم: ١٨٢٦۔

نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَفِي الْبَاب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَسُعْدَى الْمُرِّيَّةِ وَهِيَ امْرَأَةُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ. حَدِيْثُ أَبِي سَعِيْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ کی تلقین کرو۔''

اِسے امام مسلم، ترمذی، ابو داود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی یہ حدیث روایت کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس باب میں حضرت ابو ہریرہ، اُم سلمہ، عائشہ صدیقہ، جابر اور سعدی مریہ زوجۂ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب تلقين الموتى لا إله إلا الله، ٢/٦٣١، الرقم: ٩١٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين الميت لا إله إلا الله، ١/٤٦٤، الرقم: ١٤٤٤، وابن أبي شيبة في المصنف، كتاب الجنائز، باب في تلقين الميت، ٢/٤٤٦، الرقم: ١٠٨٥٧۔

سے بھی روایات منقول ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے

وفي رواية: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.(١)

''ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی تلقین کرو۔''

اِسے امام مسلم، ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَابِدِيْنِ الشَّامِيُّ:

أَمَّا عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ فَالْحَدِيْثُ أَيْ: لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. مَحْمُوْلٌ عَلٰى حَقِيْقَتِهِ، لِأَنَّ اللهَ تَعَالٰى يُحْيِيْهِ عَلٰى مَا جَاءَتْ بِهِ الْآثَارُ.(١)

امام ابن عابدین شامی اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''اہل سنت و جماعت کے نزدیک حدیث مبارکہ - اپنے مرنے والوں کو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کی تلقین کرو - کو اس کے حقیقی معنیٰ پر محمول کیا جائے گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ تدفین کے بعد مردے میں زندگی لوٹا دیتا ہے اور اس

(١) ذكره ابن عابدين الشامي في رد المحتار، ٢/١٩١۔

پر واضح آثار (روایات) موجود ہیں۔‘‘

وفي رواية: قال مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ: دَخَلْتُ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَمُوْتُ، فَقُلْتُ: اقْرَأْ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ السَّلَامَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.(١)

’’ایک روایت میں محمد بن المنکدر بیان کرتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کے پاس گیا تو میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجو۔‘‘ اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ

---

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر، ١/٤٦٦، الرقم: ١٤٥٠۔

٢٩: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في تلقين الميت لا إله إلا الله، ١/٤٦٥، الرقم: ١٤٤٦، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ٢/٢٧٩، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ١/٥١٠، الرقم: ١٦٢٦، والهندي في كنز العمال، ١٥/٢٣٧، الرقم: ٤٢١٦٣۔

الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ لِـلْأَحْيَاءِ؟ قَالَ: أَجْوَدُ وَأَجْوَدُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

”حضرت عبد اللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے فوت شدگان کو لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ کی تلقین کیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اِسے زندہ لوگوں کے واسطے پڑھنا کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت ہی اچھا ہے، بہت ہی اچھا ہے۔“

اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقِّنُوا هَلْكَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.(١)

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ہلاک ہو جانے والوں کو لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ کی تلقین کرو۔“ اِسے امام نسائی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَوْدِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ أَبَا

(١) أخرجه النسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب تلقين الميت، ٤/٥، الرقم: ١٨٢٧۔

أُمَامَةَ وَهُوَ فِي النَّزْعِ، فَقَالَ: إِذَا أَنَا مُتُّ، فَاصْنَعُوا بِي كَمَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نَصْنَعَ بِمَوْتَانَا، أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنْ إِخْوَانِكُمْ، فَسَوَّيْتُمُ التُّرَابَ عَلٰى قَبْرِهٖ، فَلْيَقُمْ أَحَدُكُمْ عَلٰى رَأْسِ قَبْرِهٖ، ثُمَّ لِيَقُلْ: يَا فُلَانَ بْنِ فُلَانَةَ، فَإِنَّهٗ يَسْمَعُهٗ وَلَا يُجِيْبُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانَةَ، فَإِنَّهٗ يَسْتَوِي قَاعِدًا، ثُمَّ يَقُوْلُ: يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانَةَ، فَإِنَّهٗ يَقُوْلُ: أَرْشِدْنَا رَحِمَكَ اللهُ، وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ، فَلْيَقُلْ: اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَأَنَّكَ رَضِيْتَ بِا للهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا، فَإِنَّ مُنْكَرًا وَنَكِيْرًا يَأْخُذُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهٖ، وَيَقُوْلُ: انْطَلِقْ بِنَا مَا نَقْعُدُ عِنْدَ مَنْ قَدْ لُقِّنَ حُجَّتَهٗ، فَيَكُوْنُ اللهُ حَجِيْجَهٗ دُوْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨/٢٤٩، الرقم: ٧٩٧٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٣٢٤؛ ٣/٤٥، والعسقلاني في تلخيص الحبير، ٢/١٣٥-١٣٦، وابن الملقن في خلاصة البدر المنير، ١/٢٧٤-٢٧٥، الرقم: ٩٥٨، والهندي في كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، ١٥/٢٥٦-٢٥٧، الرقم: ٤٢٤٠٦۔

اللهِ، فَإِنْ لَمْ يَعْرِفْ أُمَّهُ؟ قَالَ: فَيَنْسُبُهُ إِلَى حَوَّاءَ، يَا فُلَانَ بْنِ حَوَّاءَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ: إِسْنَادُهُ صَالِحٌ وَقَدْ قَوَّاهُ الضِّيَاءُ فِي أَحْكَامِهِ. وَقَالَ ابْنُ الْمُلَقِّنِ: وَلَيْسَ فِي إِسْنَادِهِ إِلَّا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَلَا أَعْرِفُهُ وَلَهُ شَوَاهِدُ كَثِيرَةٌ يَعْتَضِدُ بِهَا.(١)

''ایک روایت میں حضرت سعید بن عبد اللہ اَودی بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا درآں حالیکہ وہ حالتِ نزع میں تھے۔ اُنہوں نے فرمایا: جب میں فوت ہوجاؤں تو میرے ساتھ وہی کچھ کرنا جس کا حکم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں فرمایا ہے۔ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی فوت ہوجائے اور اسے قبر میں دفن کرچکو تو تم میں سے ایک آدمی اُس کے سرہانے کھڑا ہوجائے اور اسے مخاطب کر کے کہے: اے فلاں ابن فلانہ! (فلانہ مؤنث کا صیغہ ہے جس سے مراد ہے کہ اسے اُس کی ماں کی طرف منسوب کرکے پکارا جائے گا۔) بے شک وہ مدفون سنتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا۔ پھر دوبارہ مردے کو مخاطب کرتے ہوئے کہو: اے فلاں ابن فلانہ! اس آواز پر وہ بیٹھ جاتا ہے۔ پھر کہو: اے فلاں ابن فلانہ! اس پر وہ مردہ کہتا ہے: اللہ تم پر رحم فرمائے، ہماری رہنمائی کرو۔ لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں ہوتا۔ پھر وہ کہے: اُس اَمر کو یاد کرو جس پر تم دنیا سے رُخصت ہوتے ہوئے تھے اور وہ یہ کہ اِس اَمر کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور پیغمبر ہیں؛ اور یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے رب

ہونے، محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے، اسلام کے دین ہونے اور قرآن کے امام ہونے پر راضی تھا۔ جب یہ سارا عمل کیا جاتا ہے تو منکر نکیر میں سے کوئی ایک دوسرے فرشتے کا ہاتھ پکڑتا ہے اور کہتا ہے: مجھے اِس کے پاس سے لے چلو، ہم اس کے ساتھ کوئی عمل نہیں کریں گے کیونکہ اس کو اِس کی حجت تلقین کر دی گئی ہے۔ سو اللہ تعالیٰ اس کی حجت بیان کرنے والا ہوگا منکر نکیر کے علاوہ۔ پھر ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! اگر میں اس کی ماں کو نہ جانتا ہوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اُسے اماں حواء کی طرف منسوب کرو۔ (اور یوں کہو:) اے فلاں ابن حواء۔‘‘

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: اس کی اسناد صالح ہیں، جب کہ ضیاء مقدسی نے اسے احکام میں قوی قرار دیا ہے۔ ابن ملقن انصاری نے فرمایا: اس کے صرف ایک راوی سعید بن عبد اللہ کو میں نہیں جانتا، لیکن اس روایت کے کثیر شواہد ہیں جو اسے تقویت بہم پہنچاتے ہیں۔

٣٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الجنائز، باب ما يقول في الصلاة على الميت، ٣/٣٤٤، الرقم: ١٠٢٤، والنسائي في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء، ٤/٧٤، الرقم: ١٩٨٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت، ٣/٢١١، الرقم: ٣٢٠١، و ابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة، ١/٤٨٠، الرقم: ١٤٩٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٦٨، الرقم: ٨٧٩٥۔

٣٠. عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيْمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

’’حضرت ابو ابراہیم اشہلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب کسی کی نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعائیہ کلمات ادا فرماتے: اے اللہ! ہمارے زندوں، مُردوں، حاضر و غائب، چھوٹوں، بڑوں، مَردوں اور عورتوں سب کو بخش دے۔‘‘

اِسے امام ترمذی، نسائی، ابو داود اور ابن ماجہ نے روایت کیا اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٣١: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت في وقت الإنصراف، ٣/٢١٥، الرقم: ٣٢٢١، والبزار في المسند، ٢/٩١، الرقم: ٤٤٥، والحاكم في المستدرك، ١/٥٢٦، الرقم: ١٣٧٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٥٢٢، الرقم: ٣٧٨۔

٣١. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيْتَ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ.

رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْمَقْدَسِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’ایک روایت میں حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنه سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم جب کسی میت کی تدفین سے فارغ ہو جاتے تو اس کی قبر پر ٹھہرتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو اور (اللہ تعالیٰ سے) اس کے لیے (حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی ذاتِ اقدس کے بارے میں پوچھے جانے والے سوالات میں) ثابت قدمی کی التجا کرو، کیونکہ اب اس سے سوال کیے جائیں گے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور امام مقدسی نے فرمایا: اِس کی اسناد حسن ہیں۔

قَالَ مُلَّا عَلِيٌّ الْقَارِيُّ فِي شَرْحِ هٰذَا الْحَدِيْثِ:

وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ: وَفِيْهِ إِيْمَاءٌ إِلَى تَلْقِيْنِ الْمَيِّتِ بَعْدَ تَمَامِ دَفْنِهِ

(١) ذكره ملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ١/٣٢٧۔

وَكَيْفِيَّتُهُ مَشْهُورَةٌ، وَهُوَ سُنَّةٌ عَلَى الْمُعْتَمَدِ مِنْ مَذْهَبِنَا خِلَافًا لِمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ بِدْعَةٌ، كَيْفَ، وَفِيهِ حَدِيثٌ صَرِيحٌ يُعْمَلُ بِهٖ فِي الْفَضَائِلِ اتِّفَاقًا، بَلِ اعْتَضَدَ بِشَوَاهِدَ يُرْتَقٰى بِهَا إِلٰى دَرَجَةِ الْحَسَنِ.(۱)

ملا علی قاری اِس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں: ’’حافظ ابن حجر عسقلانی کا کہنا ہے کہ اِس روایت میں میت کو دفن کر چکنے کے بعد تلقین کرنے کی طرف اشارہ ہے اور ہمارے مذہب (اہل سنت و جماعت) کے مطابق یہ معتمد سنت ہے، بخلاف اُس شخص کے جس نے یہ گمان کیا کہ یہ بدعت (سیئہ) ہے۔ اور یہ کیسے ہوسکتا ہے جب کہ اس ضمن میں واضح حدیث بھی موجود ہے جس پر فضائل کے باب میں بالاتفاق نہ صرف عمل کیا جاسکتا ہے بلکہ وہ اتنے شواہد سے مضبوط ہے کہ وہ درجہ حسن تک جا پہنچی ہے۔‘‘

امام جلال الدین سیوطی الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور میں سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۲۷ - ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ - اللہ ایمان والوں کو (اس) مضبوط بات (کی برکت) سے دنیوی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں (بھی) - کی تفسیر کے ذیل میں لکھتے ہیں:

وَأَخْرَجَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ وَحَكِيْمِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالُوْا: إِذَا سُوِّيَ عَلَى الْمَيِّتِ قَبْرُهُ وَانْصَرَفَ النَّاسُ عَنْهُ، كَانَ يُسْتَحَبُّ أَنْ يُقَالَ لِلْمَيِّتِ عَنْدَ قَبْرِهِ: يَا فُلَانُ! قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَا فُلَانُ! قُلْ: رَبِّيَ اللهُ وَدِيْنِي الْإِسْلَامُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ. ثُمَّ يَنْصَرِفُ.

’’سعید بن منصور نے راشد بن سعد، ضمرہ بن حبیب اور حکیم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: جب میت کو قبر میں دفن کر دیا جائے اور لوگ واپس جانے لگیں تو مستحب ہے کہ ان میں سے ایک شخص میت کی قبر پر کھڑا ہوکر کہے: اے فلاں! کہہ دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ تین بار کہے۔ پھر کہے: اے فلاں! کہہ دو کہ میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ اس کے بعد وہ شخص بھی واپس چلا جائے۔‘‘

امام جلال الدین سیوطی کا سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۲۷ کی تفسیر میں اس روایت کو بیان کرنا ہی اِس اَمر کی دلیل ہے کہ قبر پر کھڑے ہوکر تلقین کرنے سے مومنین کو منکر نکیر کے سوالات کے جواب دینے میں ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے اور یہ مستحب عمل ہے اور یہی اِس آیت مبارکہ میں بیان کیے گئے الفاظ کا مفہوم ہے۔

اس کے بعد امام سیوطی نے درج ذیل ایک اور روایت بھی بیان کی ہے:

وَأَخْرَجَ ابْنُ مَنْدَهْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ قَالَ: إِذَا مُتُّ فَدَفَنْتُمُوْنِي، فَلْيَقُمْ إِنْسَانٌ عِنْدَ رَأْسِي، فَلْيَقُلْ: يَا صَدَى بْنَ عَجْلَانَ! اذْكُرْ مَا كُنْتَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلَ اللهِ.

’’ابن مندہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میرے مرنے کے بعد جب مجھے دفنا چکو تو ایک انسان میری قبر کے سرہانے کھڑا ہوکر کہے: اے صدی بن عجلان! یاد کرو اُس عقیدے کو جس پر تم دنیا میں تھے یعنی اس بات کی گواہی پر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔‘‘

حافظ ابن رجب الحنبلی أهوال القبور وأحوال أهلها إلى النشور میں لکھتے ہیں:

حَدَّثَنِي بَعْضُ إِخْوَانِي أَنَّ غَانِمًا جَاءَ الْمُعَافَى بْنَ عِمْرَانَ بَعْدَ مَا دُفِنَ، فَسَمِعَهُ وَهُوَ يُلَقَّنُ فِي قَبْرِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا

(١) ابن رجب الحنبلي في أهوال القبور وأحوال أهلها إلى النشور/ ٥٠۔

اللهُ. فَيَقُوْلُ الْمُعَافٰى: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ.(١)

’’ہمارے بھائیوں میں سے ایک نے روایت کیا ہے کہ غانم، معافی بن عمران کے پاس اُس وقت آئے جب انہیں دفن کیا جا چکا تھا۔ پس اُسے سنا گیا جب کہ اُسے قبر میں تلقین کی جا رہی تھی۔ تلقین کرنے والا کہہ رہا تھا: لا إله إلا الله۔ اور معافی بن عمران بھی جواباً کہہ رہے تھے: لا إله إلا الله۔‘‘

علامہ ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں:

قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِالتَّلْقِيْنِ بَعْدَ الدَّفْنِ، فَيَقُوْلُ: يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ! اذْكُرْ دِيْنَكَ الَّذِي كُنْتَ عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ، وَأَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ، لَا رَيْبَ فِيْهَا، وَأَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ، وَأَنَّكَ رَضِيْتَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا، وَبِالْقُرْآنِ إِمَامًا وَبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً، وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ إِخْوَانًا.(١)

(١) ابن عابدين الشامي في رد المحتار، ٢/١٩١۔

’’حضور نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تدفین کے بعد مردے کو تلقین کرو۔ تلقین کرنے والا میت کو یہ کہے: اے فلاں کے بیٹے! یاد کرو وہ دین جس پر تم دنیا میں تھے یعنی اِس اَمر کی گواہی کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جنت اور دوزخ کے ہونے اور قیامت کے قائم ہونے پر جس میں کوئی شک نہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اہل قبور کو اٹھائے گا اور تم اللہ کو رب مانتے تھے، اسلام کو دین مانتے تھے، حضرت محمد ﷺ کو نبی اور رسول مانتے تھے، قرآن کو امام اور کعبہ کو قبلہ اور تمام مسلمانوں کو بھائی مانتے تھے۔‘‘

پھر فرماتے ہیں:

لَا نَهْيَ عَنِ التَّلْقِيْنِ بَعْدَ الدَّفْنِ لِأَنَّهُ لَا ضَرَرَ فِيْهِ، بَلْ فِيْهِ نَفْعٌ، فَإِنَّ الْمَيِّتَ يَسْتَأْنِسُ بِالذِّكْرِ عَلٰى مَا وَرَدَ فِيْهِ الْآثَارُ.

’’تدفین کے بعد تلقین سے منع نہیں کیا جائے گا اِس لیے کہ اِس میں (یعنی مردے کو تلقین کرنے میں) کوئی حرج نہیں بلکہ سراسر فائدہ ہے کیوں کہ میت ذِکرِ اِلٰہی سے مانوس ہوتی ہے جیسا کہ آثارِ صحابہ سے واضح ہے۔‘‘

۳۲. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُرْفَعُ لِلْمَيِّتِ بَعْدَ مَوْتِهِ دَرَجَتُهُ،

۳۲: أخرجه البخاري في الأدب المفرد/۲۸، الرقم: ۳۶۔

فَيَقُوْلُ: أَي رَبِّ، أَيُّ شَيءٍ هٰذِهٖ؟ فَيُقَالُ: وَلَدُكَ اسْتَغْفَرَ لَكَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ موت کے بعد جب میت کے لیے ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے تو وہ عرض کرتی ہے: اے رب! یہ کیا ہے؟ اُسے کہا جاتا ہے: تیرے بیٹے نے تیرے لیے بخشش کی دعا کی ہے (یہ اِسی استغفار کے سبب ہے)۔‘‘ اِسے امام بخاری نے ’الأدب المفرد‘ میں روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ: يَتْبَعُ الرَّجُلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْحَسَنَاتِ أَمْثَالُ الْجِبَالِ، فَيَقُوْلُ: أَنّٰى هٰذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ. رَوَاهُ الْهَيْثَمِيُّ.(١)

’’ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی

(١) أخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/ ٢١٠، والسيوطي في شرح الصدور/٢٩٦، الرقم: ٢٠۔

٣٣: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤/ ١٠٣، الرقم: ٦٣٢٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٢٠٣، الرقم: ٧٩٠٥، والهندي في كنز العمال، ١٥/ ٣١٧، الرقم: ٤٢٩٧١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/ ٧٢٨، الرقم: ٢٣٥٥، والغزالي في إحياء علوم الدين، ٤/ ٤٩٢۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت ایک شخص کو پہاڑوں جتنی نیکیاں ملیں گی وہ (حیران ہو کر) پوچھے گا: یہ کہاں سے آئیں؟ اُسے بتایا جائے گا: تیرے بیٹے کا تیرے لیے مغفرت کی دعا کرنا اِس کا سبب ہے۔‘‘ اِسے امام ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

۳۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا الْمَيِّتُ فِي قَبْرِهِ إِلَّا يَشْبَهُ الْغَرِيْقَ الْمُتَهَوِّبَ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ وَلَدٍ أَوْ صَدِيْقٍ ثِقَةٍ، فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَإِنَّ اللهَ لَيُدْخِلَ عَلَى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْوَرِّ، أَمْثَالَ الْجِبَالِ، وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْإِحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ: الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ، وَالصَّدَقَةُ عَنْهُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قبر میں میت کی مثال ڈوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے جو اپنے ماں باپ، بھائی یا کسی دوست کی دعا کا منتظر رہتا ہے۔ جب اُسے دعا پہنچتی ہے تو اُسے دنیا جہاں کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اہلِ دنیا کی دعا سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مُردوں

۳۴: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ۷/۳۵۸، الرقم: ۷۷۲۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۱۳۸۔

کے لئے زندوں کا بہترین تحفہ اُن کے لیے استغفار اور صدقہ کرنا ہے۔‘‘

اِسے امام دیلمی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِذَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعاً فَيَجْعَلُهَا عَنْ أَبَوَيْهِ، فَيَكُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا وَلَا يُنْقَصُ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص نفلی صدقہ کرے اور اس کو اپنے والدین کی طرف سے کر دے، تو اس کے والدین کو اس کا (پورا) اجر ملتا ہے جب کہ اس کے اپنے اجر میں سے بھی کچھ کمی نہیں ہوتی۔‘‘ اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَمُوْتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ، فَيَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتِهٖ إِلَّا أَهْدَاهَا إِلَيْهِ جِبْرِيْلُ علیه السلام عَلٰى طَبَقٍ مِنْ نُوْرٍ، ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣١٥، الرقم: ٦٥٠٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/١٣٩۔

شَفِيْرِ الْقَبْرِ، فَيَقُوْلُ: يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ، هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ أَهْدَاهَا إِلَيْكَ أَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا. فَيُدْخَلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيْرَانُهُ الَّذِيْنَ لَا يُهْدَى إِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُنھوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب اہل خانہ میں سے کوئی اپنے فوت شدہ عزیز کے لیے صدقہ و خیرات کر کے ایصال ثواب کرتا ہے تو اُس کے اِس ثواب کا تحفہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک خوبصورت تھال میں رکھ کر اس قبر والے کے سرہانے جا کر پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں: اے صاحبِ قبر! تیرے فلاں عزیز نے یہ ثواب کا تحفہ بھیجا ہے تو اِسے قبول کر۔ وہ شخص اِسے قبول کر لیتا ہے، وہ اس پر خوش ہوتا ہے اور (دوسرے قبر والوں کو) خوشخبری سناتا ہے اور اُس کے پڑوسیوں میں سے جن کو اس قسم کا کوئی تحفہ نہ ملا ہو وہ غمگین ہوتے ہیں۔“

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِذَا نَتَصَدَّقُ عَنْ مَوْتَانَا وَنَحُجُّ عَنْهُمْ وَنَدْعُوْ لَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ ذَالِكَ إِلَيْهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَيَفْرَحُوْنَ بِهٖ كَمَا يَفْرَحُ أَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ

٣٦: أخرجه بدر الدين العيني في عمدة القاري، ٣/ ١١٩۔

إِذَا أُهْدِيَ إِلَيْهِ. رَوَاهُ الْعَيْنِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر ہم اپنے فوت ہونے والوں کے لیے صدقہ کریں اور حج کریں اور ان کے لیے دعا کریں تو کیا ان سب چیزوں کا ثواب ان کو پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اور وہ اِس سے اِس طرح خوش ہوتے ہیں جیسے تم میں سے کوئی کسی کو طشتری تحفے میں دے تو وہ خوش ہوتا ہے۔‘‘

اِسے امام بدر الدین عینی نے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنْ عُمَرَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ بَعْدَ وَفَاتِهِمَا كُتِبَ لَهُ عِتْقًا مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْهُمَا أَجْرُ حَجَّةٍ تَامَّةٍ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمَا شَيءٌ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی

٣٧: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٦/٢٠٥، الرقم: ٧٩١٢۔

٣٨: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣/٥٩، الرقم: ١٢٠٨٤، وبدر الدين العيني في عمدة القاري، ٣/١١٩، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٣/٢٧٦۔

اپنے والدین کی وفات کے بعد اُن کے لئے حج کرے تو اُس کے لئے جہنم سے چھٹکارا لکھ دیا جاتا ہے اور جس کی طرف سے حج کیا گیا اُس کو ایک مکمل حج کا ثواب ملے گا، بغیر اِس کے کہ اُن کے اَجر میں کمی بیشی کی جائے۔‘‘

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۳۸. عَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ، قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ أَبَرُّ أَبَوَيَّ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ فَقَالَ: إِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْمَوْتِ أَنْ تُصَلِّيَ لَهُمَا مَعَ صَلَاتِكَ، وَأَنْ تَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صِيَامِكَ، وَأَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُمَا مَعَ صَدَقَتِكَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَبَدْرُ الدِّيْنِ الْعَيْنِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’امام دارقطنی روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کے ساتھ کیسے نیکی کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کی موت کے بعد اگر کوئی نیکی ہے تو وہ یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ

۳۹: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب القراءة عند الميت، ۳/۱۹۱، الرقم: ۳۱۲۱، وابن ماجه في السنن، كتاب الجنائز، باب ما جاء في ما يقال عند المريض إذا حضر، ۱/۴۶۶، الرقم: ۱۴۴۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۶۵، الرقم: ۱۰۹۱۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۷، الرقم: ۲۰۳۲۹۔

اُن کے لیے بھی نماز پڑھے اور اُن کے لیے اپنے روزوں کے ساتھ روزے رکھے اور اپنے صدقہ کے ساتھ اُن کی طرف سے بھی صدقہ کرے۔‘‘

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور بدر الدین عینی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۳۹. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اقْرَءُوا يٰس عَلٰى مَوْتَاكُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے وفات پانے والوں کے پاس ’’سورۂ یٰس‘‘ پڑھا کرو۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو داود، ابن ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنه، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا فَقَرَأَ عِنْدَهُ أَوْ عِنْدَهُمَا يٰس غُفِرَ لَهُ.

رَوَاهُ الْعَيْنِيُّ.(۱)

’’ایک روایت میں ہے: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(۱) أخرجه بدر الدين العيني في عمدة القاري، ۳/۱۱۸۔

(۲) أخرجه بدر الدين العيني في عمدة القاري، ۳/۱۱۸، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۳/۲۷۵۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے ماں باپ کی قبر کی زیارت کی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی (قبر کی) اور ان دونوں یا ایک کے پاس سورۂ یٰسین پڑھی تو اُسے بخش دیا جائے گا۔'' اِسے امام بدر الدین عینی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه يَرْفَعُهُ: مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ سُوْرَةَ يٰسٓ، خَفَّفَ اللهُ عَنْهُمْ يَوْمَئِذٍ.

رَوَاهُ الْعَيْنِيُّ وَقَالَ: رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ النَّجَّارُ فِي السُّنَنِ.(٢)

''ایک روایت میں حضرت انس رضی الله عنه مرفوعاً بیان کرتے ہیں: جو شخص قبرستان گیا اور اس نے (مُردوں کو ایصالِ ثواب کرنے کے لیے) سورۂ یاسین پڑھی تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ اُس کے گناہ کم کر دے گا۔''

اِسے امام بدر الدین عینی نے روایت کیا اور فرمایا: اِسے ابو بکر النجار نے اپنی 'السنن' میں روایت کیا ہے۔

٤٠. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا

٤٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٤٤، الرقم: ١٣٦١٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/١٦، الرقم: ٩٢٩٤، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٨٤، الرقم: ١١١٥، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٧٠.

مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَأَسْرِعُوْا بِهِ عَلٰى قَبْرِهِ، وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ فِي قَبْرِهِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اُسے روک نہ رکھو بلکہ اُسے جلدی قبر تک لے جاؤ، اُس کی قبر پر اُس کے سر کی جانب سورۂ فاتحہ اور اُس کے پاؤں کی جانب سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھو۔''

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِيْنٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ لِبَنِيْهِ: إِذَا أَدْخَلْتُمُوْنِي قَبْرِي فَضَعُوْنِي فِي اللَّحْدِ وَقُوْلُوْا: بِاسْمِ اللهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَسُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ سَنًّا وَاقْرَؤُوْا عِنْدَ رَأْسِي أَوَّلَ الْبَقَرَةِ وَخَاتِمَتَهَا، فَإِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَحِبُّ

(١) أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٤/٥٦، الرقم: ٦٨٦٠۔

ذَالِكَ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.(١)

’’اور ایک روایت میں حضرت عباس بن محمد بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت یحییٰ بن معین سے قبر کے نزدیک تلاوتِ کلام مجید کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہمیں مبشر بن اسماعیل الحلبی نے عبد الرحمٰن بن علاء بن لجلاج سے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا: جب تم مجھے میری قبر میں اُتارو اور مجھے لحد میں رکھو تو ’بِاسْمِ اللهِ وَعَلٰی سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ‘ کہو اور پھر مجھ پر مٹی ڈالو اور میرے سرہانے سورۂ بقرہ کا ابتدائی و آخری حصہ تلاوت کرو۔ کیونکہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اِس عمل کو مستحب جانتے تھے۔‘‘ اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَرَّ بَيْنَ الْمَقَابِرِ، فَقَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾، أَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً، ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِـلْأَمْوَاتِ، أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ.

رَوَاهُ الْعَيْنِيُّ. وَقَالَ: رَوَاهُ أَبُوْ بَكْرٍ النَّجَّارُ فِي السُّنَنِ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی قبروں میں سے گزرا اور اُس نے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر

٤١: أخرجه بدر الدين العيني في عمدة القاري، ٣/ ١١٨۔

فوت شدگان کو ایصالِ ثواب کیا تو اُس کو اُن فوت شدگان کی تعداد کے مطابق اجر دیا جائے گا۔‘‘

اِسے امام بدر الدین عینی نے روایت کیا اور فرمایا: اِسے ابو بکر النجار نے اپنی ’السنن‘ میں روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ ِللهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، ِللهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، مَرَّةً وَاحِدَةً، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَهَا لِوَالِدَيَّ لَمْ يَبْقَ لِوَالِدَيْهِ حَقٌّ إِلَّا أَدَّاهُ إِلَيْهِمَا.

رَوَاهُ الْعَيْنِيُّ. وَقَالَ: رَوَاهُ أَبُوْ حَفْصِ بْنِ شَاهِيْنَ (م ٣٨٥ هـ).[١]

’’اور ایک روایت میں حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی

(١) أخرجه بدر الدين العيني في عمدة القاري، ٣/ ١١٨-١١٩۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایک بار یوں کہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، رَبِّ السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، لِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ الْعَظَمَةُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، هُوَ الْمَلِكُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَالَمِيْنَ، وَلَهُ النُّوْرُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ، مَرَّةً وَاحِدَةً﴾ ''سب تعریفیں تمام جہانوں کے پروردگار کے لیے ہیں جو زمین و آسمان کا رب ہے، تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، زمین و آسمان میں اُسی کے لیے بڑائی ہے، وہی غالب، حکمت والا ہے، اُسی کے واسطے تمام تعریفیں ہیں جو زمین و آسمان اور تمام جہانوں کا رب ہے، اُسی کے لیے عظمت ہے، زمین و آسمان میں وہی غالب حکمت والا ہے، وہی بادشاہ اور زمین و آسمان اور تمام جہانوں کا رب ہے، اُسی کا نور زمین و آسمان میں ہے اور وہی غالب حکمت والا ہے'' اور پھر یوں دعا کرے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ثَوَابَهَا لِوَالِدَيَّ﴾ ''اے میرے مولا! اِس کا ثواب میرے والدین کو پہنچا۔'' تو اُس پر اُس کے والدین کا کوئی بھی حق باقی نہیں رہتا بلکہ اُس نے اُن کے تمام حقوق ادا کر دیئے۔''

اِسے امام بدر الدین عینی نے روایت کیا اور فرمایا: اِسے ابو حفص شاہین

(۱) أخرجه اللالكائي في اعتقاد أهل السنة/۱٦٤۔

نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ تَسْتَحِبُّ أَنْ يُقْرَأَ عِنْدَ الْمَيِّتِ بِسُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ. رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ.(١)

’’امام شعبی روایت کرتے ہیں کہ اَنصار اِس امر کو مستحب گردانتے تھے کہ میت کے پاس کھڑے ہوکر قرآنی سورتوں کی تلاوت کی جائے۔‘‘

اِسے امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية عنه: قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا مَاتَ لَهُمُ الْمَيِّتُ اخْتَلَفُوْا إِلَى قَبْرِهِ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ. رَوَاهُ مُلَّا عَلِيُّ الْقَارِيُّ وَالسَّيُوْطِيُّ.(١)

’’حضرت شعبی سے ہی روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: انصار کا یہ معمول تھا کہ جب اُن کا کوئی عزیز فوت ہو جاتا تو وہ اُس کی قبر پر آتے جاتے اور وہاں قرآن پڑھتے تھے۔‘‘ اِسے ملا علی القاری اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: اَلْأَمْوَاتُ

(١) أخرجه ملا علي القاري في مرقاة المفاتيح، ٤/١٧٣، والسيوطي في شرح الصدور، ١/٣٠٣۔

(٢) أخرجه ابن رجب الحنبلي في أهوال القبور وأحوال أهلها إلى النشور/١٣٢۔

أَحْوَجُ إِلَى الدُّعَاءِ مِنَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الطَّعَامِ. رَوَاهُ ابْنُ رَجَبٍ الْحَنْبَلِيُّ. (٢)

''حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مُردوں کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ جس طرح زندوں کو خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اُس سے بڑھ کر مُردوں کو دعا کی ضرورت ہوتی ہے۔'' اِسے ابن رجب حنبلی نے روایت کیا ہے۔

وفي رواية: عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ طَاوُوْسٌ رضی اللہ عنہ: إِنَّ الْمَوْتَى يُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ سَبْعًا فَكَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ أَنْ يُطْعَمَ عَنْهُمْ تِلْكَ الْأَيَّامِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ وَلَهُ حُكْمُ الرَّفْعِ. (١)

(١) أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/١١، والعسقلاني في المطالب العالية، ٥/٣٣٠، الرقم: ٨٣٤، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ٢/٢٨٩، والسيوطي في الديباج على صحيح مسلم، ٢/٤٩١، الرقم: ٩٠٥، وأيضًا في شرحه على سنن النسائي، ٤/١٠٤۔

(٢) أخرجه بدر الدين العيني في عمدة القاري في شرح صحيح البخاري، ٨/٧٠۔

’’حضرت سفیان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طاووس ﷺ نے فرمایا: بے شک فوت ہونے والے سات دن تک اپنی قبروں میں آزمائش میں رہتے ہیں، اس لیے لوگ ان دنوں میں ان کی طرف سے کھانا کھلانے کو مستحب سمجھتے تھے۔‘‘

اِسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی نے فرمایا: اِس کی اسناد صحیح ہے اور اِس کا حکم مرفوع روایت کا ہے۔

وفي رواية: عَنْ طَاؤُوْسٍ: كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ أَنْ لَا يَتَفَرَّقُوْا عَنِ الْمَيِّتِ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، لِأَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ وَيُحَاسَبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ. (٢)

’’حضرت طاوٗس ؒ بیان کرتے ہیں کہ ائمہ و اسلاف اس عمل کو پسند کرتے تھے کہ میت کی قبر سے سات دنوں تک جدا نہ ہوا جائے (یعنی کم از کم سات دنوں تک وہاں فاتحہ و قرآن خوانی کا معمول جاری رکھا جائے) کیونکہ سات دنوں تک میت کی قبر میں آزمائش ہوتی ہے اور ان کا حساب ہوتا ہے۔‘‘

أَقْوَالُ الْأَئِمَّةِ فِي إِيْصَالِ الثَّوَابِ

اِیصالِ ثواب کے بارے میں اَئمہ کرام کے اَقوال

١. قَالَ الْإِمَامُ أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ (م٣٢٤هـ):

وَنَرَى الصَّدَقَةَ عَلٰى مَوْتَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالدُّعَاءِ لَهُمْ وَنُؤْمِنُ بِأَنَّ اللهَ يَنْفَعُهُمْ بِذَالِكَ.(١)

امام ابو الحسن اشعریؒ فرماتے ہیں: ’’اور ہماری رائے میں مسلمان مُردوں کے لیے صدقہ کرنا اور اُن کے لیے دعا کرنا جائز ہے، اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان (اَعمالِ صالحہ) کے بدلے نفع دے گا۔‘‘

٢. قَالَ الطَّحَاوِيُّ (م٣٢١هـ) فِي الْعَقِيْدَةِ الطَّحَاوِيَّةِ:

وَفِي دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ، وَصَدَقَاتِهِمْ مَنْفِعَةٌ لِلْأَمْوَاتِ.(٢)

امام طحاویؒ ’عقیدہ طحاویہ‘ میں فرماتے ہیں: ’’(جو لوگ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں) ان کے لیے زندہ لوگوں کی دعائیں اور صدقہ کرنا نفع دیتا ہے۔‘‘

---

(١) ذكره الأشعري في الإبانة عن أصول الديانة، ١/٣١۔

(٢) ذكره الطحاوي في العقيدة الطحاوية/٥٦۔

٣. قَالَ النَّسَفِيُّ (م٥٣٧ھ):

وَفِي دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ (١)

امام نسفیؒ فرماتے ہیں: ''(جو لوگ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں) ان کے لیے زندہ لوگوں کی دعائیں اور اُن کے صدقات مُردوں کو نفع دیتے ہیں۔''

٤. قَالَ سَعْدُ الدِّيْنِ التَّفْتَازَانِيُّ (م٧٩١ھ):

وَفِي دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ أَيْ صَدَقَةِ الْأَحْيَاءِ عَنْهُمْ أَيْ عَنِ الْأَمْوَاتِ نَفْعٌ لَهُمْ. (٢)

امام سعد الدین تفتازانیؒ فرماتے ہیں: ''(جو لوگ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں) اُن کے لیے زندہ لوگوں کی دعائیں اور زندوں کا ان (مُردوں) کے لئے صدقہ کرنا انہیں نفع دیتا ہے۔''

٥. قَالَ ابْنُ أَبِي الْعِزِّ الدِّمَشْقِيُّ (م٧٩٢ھ) فِي شَرْحِ الْعَقِيْدَةِ

---

(١) ذكره عبد الله الهرري في المطالب الوفية شرح عقائد النسفية/١٥٣۔

(٢) ذكره سعد الدين التفتازاني في شرح لشرح العقائد المسمى بالنبراس مع التعليقات القسطاس/٥٧٩۔

الطَّحَاوِيَّةِ:

إِتَّفَقَ أَهْلُ السُّنَّةِ أَنَّ الْأَمْوَاتَ يَنْتَفِعُوْنَ مِنْ سَعْيِ الْأَحْيَاءِ بِأَمْرَيْنِ: أَحَدُهُمَا: مَا تَسَبَّبَ إِلَيْهِ الْمَيِّتُ فِي حَيَاتِهِ، وَالثَّانِي: دُعَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاسْتِغْفَارُهُمْ لَهُ، وَالصَّدَقَةُ وَالْحَجُّ عَلٰى نِزَاعٍ فِيْمَا يَصِلُ مِنْ ثَوَابِ الْحَجِّ. فَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ (١٣١-١٨٩هـ): أَنَّهُ إِنَّمَا يَصِلُ إِلَى الْمَيِّتِ ثَوَابُ النَّفَقَةِ، وَالْحَجُّ لِلْحَاجِّ. وَعِنْدَ عَامَةِ الْعُلَمَاءِ: ثَوَابُ الْحَجِّ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْهُ، وَهُوَ الصَّحِيْحُ. وَاخْتُلِفَ فِي الْعِبَادَاتِ الْبَدَنِيَّةِ، كَالصَّوْمِ، وَالصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَالذِّكْرِ، فَذَهَبَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَحْمَدُ وَجَمْهُوْرُ السَّلَفِ إِلٰى وُصُوْلِهَا، وَالْمَشْهُوْرُ مِنْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ عَدَمُ وُصُوْلِهَا. وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْبِدَعِ مِنْ أَهْلِ الْكَلَامِ إِلٰى عَدَمِ وُصُوْلِ شَيْءٍ اَلْبَتَّةَ، لَا الدُّعَاءُ وَلَا غَيْرُهُ. وَقَوْلُهُمْ مَرْدُوْدٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ.[1]

”اہلِ سنت اس بات پر متفق ہیں کہ مردہ لوگ زندوں کی طرف سے کیے

(١) ذكره ابن أبي العز الدمشقي في شرح العقيدة الطحاوية/٣٤٥-٣٤٦۔

گئے عمل سے دو اُمور میں نفع حاصل کرتے ہیں: ان دو میں سے ایک یہ کہ میت نے اپنی حیات میں کوئی عمل کیا ہو (جیسے صدقہ وغیرہ)۔ اور دوسرا مسلمانوں کا ان کے لیے دعا و استغفار کرنا، صدقہ و خیرات کرنا اور حج کرنا۔ اور حج کے بارے میں اختلاف ہے کہ اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے یا نہیں؟ پس محمد بن حسن الشیبانی بیان کرتے ہیں کہ بے شک میت تک صدقہ کا ثواب پہنچتا ہے، اور حج کا ثواب حج کرنے والے کے لیے ہے۔ عام علماء کا موقف ہے کہ حج کا ثواب محجوج عنہ (جس کی طرف سے حج کیا گیا) کے لیے ہے، اور یہی صحیح موقف ہے، اور بدنی عبادات، جیسے: روزہ، نماز، تلاوتِ قرآن اور ذکر کے بارے میں اختلاف ہے۔ پس امام ابو حنیفہؒ اور امام احمدؒ اور جمہور سلف کا موقف ہے کہ ان کا ثواب پہنچتا ہے۔ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا مشہور مذہب عدمِ وصول کا ہے۔ اہل کلام میں سے بعض اہل بدعات اِس طرف گئے ہیں کہ کسی بھی چیز کا ثواب مطلقًا نہیں پہنچتا، نہ دعا اور نہ ہی غیر دعا۔ اور اُن کا یہ قول کتاب و سنت کی روشنی میں مردود (نا قابل قبول) ہے۔‘‘

٦. قَوْلُ ابْنِ تَيْمِيَّةَ:

علامہ ابن تیمیہ نے مجموع الفتاوی، ۷/٤٩٨-٤٩٩ میں قرآن و سنت کی نصوصِ قطعیہ سے گناہوں کی بخشش کے دس اَسباب بیان کیے ہیں۔ اُنہوں نے چوتھا اور پانچواں سبب اِیصالِ ثواب کو قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

اَلسَّبَبُ الرَّابِعُ: اَلدَّافِعُ لِلْعِقَابِ: دُعَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلْمُؤْمِنِ، مِثْلُ صَلَاتِهِمْ عَلٰى جَنَازَتِهٖ.

”(گناہوں سے بخشش کا) چوتھا سبب اور عذاب سے بچانے والی مومن بندوں کی دوسرے مومنین کی (بخشش) کے لیے کی جانے والی دعائیں ہیں، جیسا کہ وہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ إِلَّا شُفِّعُوا فِيْهِ.رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۱)

”جس میت پر سو مسلمانوں کا گروہ نماز پڑھے اور وہ سب اس کے لئے شفاعت کریں تو اس کے حق میں اُن کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے۔“

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من صلى عليه مائة شفعوا فيه، ٢/٦٥٤، الرقم: ٩٤٧۔

مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.(۱)

''جو مسلمان شخص فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ میں چالیس ایسے لوگ ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو اللہ تعالیٰ میت کے حق میں ان کی شفاعت قبول فرما لیتا ہے۔''

صحیح مسلم کی مذکورہ بالا دو حدیثیں بیان کرنے کے بعد علامہ ابن تیمیہ مزید لکھتے ہیں:

وَهٰذَا دُعَاءٌ لَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ. فَلَا يَجُوزُ أَنْ تُحْمَلَ الْمَغْفِرَةُ عَلَى الْمُؤْمِنِ التَّقِيِّ الَّذِي اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ، وَكُفِّرَتْ عَنْهُ الصَّغَائِرُ وَحْدَهٗ، فَإِنَّ ذَالِكَ مَغْفُورٌ لَهٗ عِنْدَ الْمُتَنَازِعِينَ. فَعُلِمَ أَنَّ هٰذَا الدُّعَاءَ مِنْ أَسْبَابِ الْمَغْفِرَةِ لِلْمَيِّتِ.

''اور یہ دعائے بخشش اس کے لیے موت کے بعد ہے۔ اور یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ یہ مغفرت صرف متقی مومن کے لئے ہے جو کہ پہلے ہی کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا ہے اور اس کے صغیرہ گناہ یک بارگی مٹا دیئے گئے ہیں۔ بے شک

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجنائز، باب من صلى عليه مائة شفعوا فيه، ٢/٦٥٥، الرقم: ٩٤٨۔

(صغیرہ گناہوں کا مٹایا جانا) تو اختلاف کرنے والوں کے ہاں بھی تسلیم شدہ ہے۔ پس جان لیا گیا ہے کہ دعا بھی میت کی مغفرت کے اسباب میں سے ہے۔‘‘

اِس کے بعد علامہ ابن تیمیہ پانچواں سبب لکھتے ہیں:

اَلسَّبَبُ الْخَامِسُ: مَا يُعْمَلُ لِلْمَيِّتِ مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ، كَالصَّدَقَةِ وَنَحْوِهَا، فَإِنَّ هٰذَا يُنْتَفَعُ بِهٖ بِنُصُوْصِ السُّنَّةِ الصَّحِيْحَةِ الصَّرِيْحَةِ، وَاتِّفَاقِ الْأَئِمَّةِ وَكَذَالِكَ الْعِتْقِ، وَالْحَجِّ، بَلْ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ فِي الصَّحِيْحَيْنِ أَنَّهٗ قَالَ: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهٗ. وَثَبَتَ مِثْلُ ذَالِكَ فِي الصَّحِيْحِ مِنْ صَوْمِ النَّذْرِ مِنَ الْوُجُوْهِ الْأُخْرَى، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُعَارَضَ هٰذَا بِقَوْلِهٖ ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾ [النجم، ۵۳: ۳۹] لِوَجْهَيْنِ:

أَحَدُهُمَا: أَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ بِالنُّصُوْصِ الْمُتَوَاتِرَةِ وَإِجْمَاعِ سَلَفِ الْأُمَّةِ أَنَّ الْمُؤْمِنَ يَنْتَفِعُ بِمَا لَيْسَ مِنْ سَعْيِهٖ، كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ، وَاسْتِغْفَارِهِمْ لَهٗ، كَمَا فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ [غافر، ۴۰: ۷]۔ وَدُعَاءُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاسْتِغْفَارِهِمْ،

وَكَدُعَاءِ الْمُصَلِّيْنَ لِلْمَيِّتِ، وَلِمَنْ زَارُوْا قَبْرَهٗ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.(۱)

’’(گناہوں کی بخشش کا) پانچواں سبب وہ نیک اعمال ہیں جو میت کے لئے کیے جاتے ہیں۔ جیسے صدقہ اور اس طرح کے اعمال۔ پس یہ بات سنت صحیحہ صریحہ کی نصوص سے ثابت ہے کہ میت کو ان اعمال کا فائدہ ہوتا ہے اور اس پر ائمہ کرام کا اتفاق ہے اور اسی طرح (میت کی طرف سے) غلام آزاد کرنے اور حج کرنے کا فائدہ (بھی میت کو پہنچتا) ہے۔ بلکہ یہ حضور نبی اکرم ﷺ سے صحیحین میں ثابت شدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’جو کوئی فوت ہو جائے اور اس پر (ماہِ رمضان کے) روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے ادا کرے۔‘‘ اِسی طرح کا حکم الصحیح میں دیگر قرائن کی بنا پر منت کے روزوں سے بھی ثابت ہے۔ پس (یہ تمام تفاصیل جان لینے کے بعد) یہ کہنا جائز نہیں کہ اس کا اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى﴾ ’’اور یہ کہ انسان کو (عدل میں) وہی کچھ ملے گا جس کی اُس نے کوشش کی ہوگی‘‘ کے ساتھ کوئی تعارض ہے۔ اس کی دو وجوہات ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ بے شک یہ بات نصوص متواترہ اور ائمہ سلف کے اِجماع سے ثابت ہے کہ مؤمن کو اس عمل سے بھی فائدہ ملتا ہے جس کے لیے اُس نے کوئی کوشش نہ کی ہو، جیسا کہ ملائکہ کی دعا اور ان کا مومن بندے کے حق میں

(۱) ذكره ابن تيمية في مجموع الفتاوى، ۷/ ۴۹۸ - ۴۹۹۔

استغفار کرنا ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے اِرد گرد ہیں وہ (سب) اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اہلِ ایمان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔﴾ اور اِسی طرح نبیوں اور مؤمنین کی دعائیں اور ان کا استغفار کرنا، نماز پڑھنے والوں کا میت کے لیے دعا کرنا، اور قبروں پر جانے والوں کا صاحبِ قبر کے لیے دعا کرنا (بھی مغفرت کے اسباب میں سے ہے)۔‘‘

علامہ ابن تیمیہ نے اپنی دوسری کتاب إقتضاء الصراط المستقیم میں بھی اِیصالِ ثواب پر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور اِس کی مشروعیت پر بالتفصیل لکھا ہے:

فَأَمَّا مَا يَذْكُرُهُ بَعْضُ النَّاسِ مِنْ أَنَّهُ يَنْتَفِعُ الْمَيِّتُ بِسَمَاعِ الْقُرْآنِ بِخِلَافِ مَا إِذَا قُرِئَ فِي مَكَانٍ آخَرَ، فَهٰذَا إِذَا عُنِيَ بِهٖ: أَنَّهُ يَصِلُ الثَّوَابُ إِلَيْهِ إِذَا قُرِئَ عِنْدَ الْقَبْرِ خَاصَّةً، فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَعْرُوْفِيْنَ، بَلِ النَّاسُ عَلٰى قَوْلَيْنِ:

أَحَدُهُمَا: أَنَّ ثَوَابَ الْعِبَادَاتِ الْبَدَنِيَّةِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ وَغَيْرِهِمَا يَصِلُ إِلَى الْمَيِّتِ كَمَا يَصِلُ إِلَيْهِ ثَوَابُ الْعِبَادَاتِ الْمَالِيَّةِ بِالْإِجْمَاعِ، وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَحْمَدَ وَغَيْرِهِمَا، وَقَوْلُ طَائِفَةٍ

مِنْ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ وَهُوَ الصَّوَابُ لِأَدِلَّةٍ كَثِيْرَةٍ ذَكَرْنَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ.

وَالثَّانِي: أَنَّ ثَوَابَ الْعِبَادَةِ الْبَدَنِيَّةِ لَا يَصِلُ إِلَيْهِ بِحَالٍ. وَهُوَ مَشْهُوْرٌ عِنْدَ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ وَمَالِكٍ. وَمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ يَخُصُّ مَكَانًا بِالْوُصُوْلِ أَوْ عَدَمِهِ.

فَأَمَّا اسْتِمَاعُ الْمَيِّتِ لِلْأَصْوَاتِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَغَيْرِهَا: فَحَقٌّ، لٰكِنَّ الْمَيِّتُ مَا بَقِيَ يُثَابُ بَعْدَ الْمَوْتِ عَلٰى عَمَلٍ يَعْمَلُهُ هُوَ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنِ اسْتِمَاعٍ أَوْ غَيْرِهِ. وَإِنَّمَا يُنَعَّمُ أَوْ يُعَذَّبُ بِمَا كَانَ قَدْ عَمِلَهُ فِي حَيَاتِهِ هُوَ، أَوْ بِمَا يَعْمَلُ غَيْرُهُ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ أَثَرِهِ، أَوْ بِمَا يُعَامَلُ بِهِ. كَمَا قَدِ اخْتُلِفَ فِي تَعْذِيْبِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ، وَكَمَا يُنَعَّمُ بِمَا يُهْدَى إِلَيْهِ، وَكَمَا يُنَعَّمُ بِالدُّعَاءِ لَهُ، وَإِهْدَاءِ الْعِبَادَاتِ الْمَالِيَّةِ بِالْإِجْمَاعِ.

وَكَذَالِكَ قَدْ ذَكَرَ طَائِفَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ أَصْحَابِ أَحْمَدَ وَغَيْرِهِمْ، وَنَقَلُوْهُ عَنْ أَحْمَدَ، وَذَكَرُوْا فِيْهِ آثَارًا: أَنَّ الْمَيِّتَ يَتَأَلَّمُ بِمَا

يُفْعَلُ عِنْدَهُ مِنَ الْمَعَاصِي. فَقَدْ يُقَالُ أَيْضًا: إِنَّهُ يَتَنَعَّمُ بِمَا يَسْمَعُهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَذِكْرِ اللهِ.(۱)

''اور بعض لوگوں کا جو یہ بیان ہے کہ میت کو قرآن حکیم سننے سے فائدہ ہوتا ہے (جب اس کی قبر کے پاس پڑھا جائے) بخلاف اس کے کہ جب کسی دوسری جگہ پر پڑھا جائے۔ اس بات سے اگر یہ مراد لیا جائے کہ ثواب صرف اسی صورت میں پہنچتا ہے جب خاص طور پر قبر کے پاس ہی پڑھا جائے، تو معروف علماء میں سے کسی کی بھی یہ رائے نہیں ہے۔ بلکہ اس بارے میں دو آراء ہیں:

پہلا قول: بدنی عبادات کے بارے میں ہے جیسا کہ نماز اور تلاوتِ قرآن حکیم اور اس کی علاوہ دیگر بدنی عبادات کا ثواب بھی میت کو پہنچے گا جس طرح مالی عبادات کا ثواب پہنچتا ہے اور اس پر اجماع ہے۔ اور یہ ابو حنیفہ اور احمد بن حنبل کا مذہب ہے۔ ان دونوں کے علاوہ شافعی اور مالکی فقہاء کے ایک گروہ کا بھی یہی قول ہے۔ یہی حق ہے۔ اس پر بہت سے دلائل ہیں جنہیں ہم نے اس مقام کے علاوہ دوسری جگہ بیان کیا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ جہاں تک بدنی عبادات کا تعلق ہے تو فقہائے شافعی اور مالکی کے نزدیک میت کو اس کا ثواب کسی طور نہیں پہنچتا۔ اور ان میں سے کوئی بھی قبر کے پاس یا دور ہونے کو خاص نہیں کرتا۔''

(۱) ذكره ابن تيمية في إقتضاء الصراط المستقيم/۳۷۸-۳۷۹۔

”پس جہاں تک میت کا قرآن پاک کی تلاوت وغیرہ سننے کا تعلق ہے تو یہ حق ہے لیکن میت کو موت کے بعد ہر اس عمل کا ثواب ملتا ہے جو وہ کرتا ہے جیسا کہ قرآن کی تلاوت سننا وغیرہ۔ پس اسے ہر اس عمل کی جزا و سزا ملتی رہتی ہے جو اس نے دنیا میں کیا تھا یا اس مرنے والے کے علاوہ اس کے بتانے کی وجہ سے کوئی اور کرتا ہے یا جس کا وہ معاملہ کرتا ہے۔ جس طرح کہ اس (میت) پر نوحہ کیے جانے کی صورت میں اس کو عذاب دیے جانے میں اختلاف ہے۔ اور جس طرح اس کو اپنی طرف آنے والے (اعمالِ صالحہ کے) ہدایا کی صورت میں نعمت ملتی ہے اور اسی طرح اس کو اپنے لیے کیے جانے والی دعائے بخشش کی نعمت ملتی ہے اور مالی عبادات میں سے اس کی طرف ہدیہ کیا جاتا ہے۔ اس پر اجماع ہے۔

اور امام احمد بن حنبلؒ کے پیرو کار علماء کرام کے ایک طبقہ اور دیگر نے امام احمد سے نقل کیا ہے اور اس میں یہ قول بیان کیا ہے: بے شک میت کو اپنے پاس ہونے والے گناہوں سے تکلیف پہنچتی ہے۔ پس یہ بھی کہا جاتا ہے: میت جو کچھ تلاوتِ قرآن اور ذکر الٰہی سنتی ہے اسے (ثواب کی صورت میں) انعام دیا جاتا ہے۔“

۷. قَوْلُ ابْنِ عَابِدِيْنِ الشَّامِيِّ:

علامہ ابن عابدین شامیؒ ایصال ثواب پر اہل سنت والجماعت کا موقف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

صَرَّحَ عُلَمَاؤُنَا فِي بَابِ الْحَجِّ عَنِ الْغَيْرِ بِأَنَّ لِلْإِنْسَانِ أَنْ يَجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِهِ لِغَيْرِهِ صَلَاةً أَوْ صَوْمًا أَوْ صَدَقَةً أَوْ غَيْرَهَا كَذَا فِي الْهِدَايَةِ، بَلْ فِي زَكَاةِ التَّتَارْخَانِيَةِ عَنِ الْمُحِيْطِ، اَلْأَفْضَلُ لِمَنْ يَّتَصَدَّقُ نَفْلًا أَنْ يَّنْوِيَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِأَنَّهَا تَصِلُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ. وَهُوَ مَذْهَبُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.(١)

’’ہمارے علماء نے دوسرے کی طرف سے حج کرنے کے باب میں اِس بات کی تصریح کی ہے کہ انسان کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے عمل کا ثواب دوسرے کو بخش دے۔ خواہ وہ عمل نماز ہو، روزہ ہو، کوئی صدقہ ہو یا کچھ اور، اِسی طرح الھدایہ میں مذکورہ ہے۔ بلکہ فتاویٰ تتارخانیہ میں زکوٰۃ کے باب میں محیط سے منقول ہے ہے کہ ایصال ثواب کرنے والے کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ تمام مومنین و مومنات کو ایصال ثواب کی نیت کرے، اِس طرح سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور اِیصال کرنے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ یہی اہل سنت والجماعت کا موقف ہے۔‘‘

(١) ذكره ابن عابدين الشامي في رد المحتار، ٢/٢٤٣۔

مصادر التّخريج

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/ ١٩٧٨ء۔

٣. ابو الحسن اشعری، علی بن اسماعیل بن اسحاق (٢٦٠-٣٢٤ھ/ ٨١٧-٨٨٩ء)۔ الابانة عن أصول الديانة۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤٢٤ھ/ ٢٠٠٣ء۔

٤. ابن أبي العز، الحنفی، الدمشقی۔ شرح العقيدة الطحاوية۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩١ھ۔

٥. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن إسماعیل بن إبراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

٦. بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

۷. بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰-۲۹۲ھ/ ۸۲۵-۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۸. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۹. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/ ۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۰. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۱۱. تفتازانی، سعد الدین (۷۹۱ھ)۔ شرح لشرح العقائد المسمی بالنبراس مع التعلیقات القسطاس۔ لاہور، ملک دین محمد اینڈ سنز۔

۱۲. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/ ۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ اِقتضاء الصراط المستقیم۔ لاہور، پاکستان: المکتبۃ السلفیۃ، ۱۹۷۸ء۔

۱۳. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (۶۶۱-۷۲۸ھ/

۱۲۶۳-۱۳۲۸ء)۔ **مجموع الفتاوٰی**۔ مکتبۃ ابن تیمیہ۔

۱۴. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد (۵۱۰-۵۹۷ھ)۔ **صفۃ الصفوۃ**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۱۵. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی الصحیحین** ۔ مکہ، سعودی عرب: دار الباز للنشر والتوزیع۔

۱۶. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/ ۸۸۴-۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۷. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیہ**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۸. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الحبیر فی أحادیث الرافعي الکبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء۔

۱۹. حسام الدین ہندی، علاء الدین علی متقی (۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء۔

٢٠. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر (٣٦٠ھ)۔ **نوادر الأصول في أحاديث الرّسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

٢١. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (٢٢٣-٣١١ھ/٨٣٨-٩٢٤ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/١٩٧٠ء۔

٢٢. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ٧٤١ھ)۔ **مشکوٰۃ المصابیح**۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

٢٣. دار قطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (٣٠٦-٣٨٥ھ/٩١٨-٩٩٥ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٣٨٦ھ/١٩٦٦ء۔

٢٤. دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (١٨١-٢٥٥ھ/٧٩٧-٨٦٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٧ھ۔

٢٥. ابو داود، سلیمان بن اشعث سجستانی (٢٠٢-٢٧٥ھ/٨١٧-٨٨٩ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤١٤ھ/١٩٩٤ء۔

٢٦. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الھمذانی (٤٤٥-٥٠٩ھ/١٠٥٣-١١١٥ء)۔ **مسند الفردوس**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٢٧. ابن رجب حنبلی، ابو الفرج، عبد الرحمان بغدادی (٧٤٦-٧٩٥ھ)۔

أهوال القبور وأحوال أهلها إلى النشور۔ اُردن: بیت الافکار الدولیہ۔

۲۸. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸-۲۳۰ھ/۷۸۴-۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبری۔** بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۲۹. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور في التّفسير بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۳ء۔

۳۰. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم۔** السعودیۃ: دار ابن عفان، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء۔

۳۱. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹-۹۱۱ھ/۱۴۴۵-۱۵۰۵ء)۔ **شرح على سنن النسائي۔** حلب، شام: مکتب المطبوعات الإسلامیۃ، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۳۲. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/۷۷۶-۸۴۹ء)۔ **المصنف۔** ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۳۳. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۰ء)۔ **المعجم الأوسط۔** قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

۳۴. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ/

٨٧٣- ٩٧١ء)۔ المعجم الکبير۔ موصل، عراق: مطبعة الزہراء الحديثہ۔

٣٥. طبرانی، ابو القاسم سليمان بن احمد بن ايوب بن مطير اللخمی (٢٦٠- ٣٦٠ھ/ ٨٧٣- ٩٧١ء)۔ المعجم الکبير۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تيميہ۔

٣٦. طحاوی، ابو جعفر (٣٣٩ھ)۔ متن العقيدة الطحاوية۔ بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٣٧. ابن عابدين شامی، محمد بن محمد امين بن عمر بن عبدالعزيز عابدين دمشقی (١٢٤٤-١٣٠٦ھ)۔ رد المحتار علی الدر المختار علی تنوير الأبصار۔ بيروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٨٦ھ۔

٣٨. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ المصنف۔ بيروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٣٩. ابو عوانہ، يعقوب بن اسحاق بن ابراہيم بن زيد نيشاپوری (٢٣٠-٣١٦ھ/ ٨٤٥-٩٢٨ء)۔ المسند۔ بيروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

٤٠. عينی، بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسين بن يوسف بن محمود (٧٦٢-٨٥٥ھ/ ١٣٦١-١٤٥١ء)۔ عمدة القاری شرح صحيح البخاری۔ بيروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٤١. غزالی، حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد (٥٠٥ھ)۔ إحياء علوم الدين۔ مصر: مطبعہ عثمانيہ، ١٣٥٢ھ/١٩٣٣ء۔

٤٢. ابن قدامہ، ابومحمد عبداللہ بن احمد المقدسی (٥٤١-٦٢٠ھ)۔ **المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني**۔ بیروت، لبنان: دارالفکر، ١٤٠٥ھ۔

٤٣. لالکائی، ابو القاسم هبة اللہ بن الحسن بن منصور (٤١٨ھ)۔ **إعتقاد أهل السنة**۔ ریاض، سعودی عرب، دارطیبہ، ١٤٠٢ھ۔

٤٤. ابن ماجہ، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (٢٠٩-٢٧٣ھ/ ٨٢٤-٨٨٧ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/ ١٩٩٨ء۔

٤٥. مبارک پوری، ابو العلاء محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم مبارکپوری (١٢٨٣-١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذی في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٦. مسلم، ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (٢٠٦-٢٦١ھ/ ٨٢١-٨٧٥ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٤٧. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبومحمد (٥٤١-٦٠٠ھ)۔ **الأحاديث المختارة**۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٤٨. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (١٠١٤ھ/ ١٦٠٦ء)۔ **مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح**۔ بمبئی، بھارت، اصح المطابع۔

٤٩. ابن ملقن، عمر بن علی الانصاری (٧٢٣-٨٠٤ھ)۔ **خلاصة البدر**

المنير فی تخريج کتاب الشرح الکبير للرافعي۔ رياض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشيد، ۱۴۱۰ھ۔

۵۰. منذری، ابو محمد عبد العظيم بن عبد القوی بن عبد الله بن سلامہ بن سعد (۵۸۱-۶۵۶ھ/۱۱۸۵-۱۲۵۸ء)۔ **الترغيب والترهيب من الحديث الشريف**۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلميہ، ۱۴۱۷ھ۔

۵۱. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعيب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء۔

۵۲. نسائی، احمد بن شعيب، ابو عبد الرحمٰن (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ **السنن الکبری**۔ بيروت، لبنان: دار الکتب العلميہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۵۳. ابو نعيم، احمد بن عبد الله بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ/۹۴۸-۱۰۳۸ء)۔ **حلية الأولياء وطبقات الأصفياء**۔ بيروت، لبنان: دار الکتاب العربي، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۵۴. ہیثمی، نور الدين ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سليمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الريان للتراث + بيروت، لبنان: دار الکتاب العربي، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۵۵. ابو يعلی، احمد بن علی بن مثنی بن يحيیٰ بن عيسیٰ بن ہلال موصلی تميمی (۲۱۰-۳۰۷ھ/۸۲۵-۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔